حافظ محمد اقبال رنگونی برطانیہ

مغربی تہذیب کا آخری ارتقائی مرحلہ

برطانیہ میں ۵ برس کے بچوں کو بے حیا بنانے کا منصوبہ

دار العوام کی ہیلتھ سلیکٹ کمیٹی نے کہا ہے کہ سکولوں میں ۵ برس کی عمر کے بچوں کو جنسی تعلیم دینے کا سلسلہ شروع کیا جائے تاکہ زندگی میں بعد ازاں لڑکیوں کے حاملہ ہونے کے خطرات کو کم کیا جا سکے۔

(جنگ لندن ۷ نومبر ۱۹۹۱ء)

برطانیہ میں آٹھ ۸ نو ۹ سال کے بچوں کو جنسی تعلیم دینے اور جنس (SEX) کی تفصیلات سے واقف کرانے پر حزب اقتدار اور حزب اختلاف دونوں کا بھرپور اتفاق ہے اور برطانوی وزیر تعلیم بھی تقریباً اس پر حامی بھر چکے ہیں چند دن قبل ایک مشہور برطانوی گویّا کے ایڈز میں مبتلا ہونے اور مرنے سے دو دن قبل اپنے فحش افعال کا اعتراف کرنے کی خبریں بہت عام رہیں۔ عالمی خبروں اور برطانوی اخبارات میں شہ سرخیوں کے ساتھ شائع ہوئیں تھیں جس سے برطانوی مفکروں کے دل و دماغ میں یہ بات راسخ کر دی کہ فحش افعال پہ پابندی لگانے کی بجائے ایڈز سے بچاؤ کا واحد طریقہ یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے معصوم ذہنوں کو جنس سے واقف کرا دیا جائے تاکہ وہ سب کچھ کر سکیں مگر ایڈز سے بچ جائیں۔ سمندروں میں چھلانگ تو لگائیں مگر کپڑے نہ بھیگیں۔ آگ میں کود پڑیں مگر بدن زخمی اور جلنے نہ پائے۔

ابھی کل تک تو اسی بات کا رونا رویا جا رہا تھا کہ بارہ تیرہ سال کے لڑکوں اور لڑکیوں کو جنسیات سے واقف کرایا جائے تاکہ عفت و عصمت کی خرید و فروخت کا دروازہ کھول دیا جائے۔ ان کی ہمت افزائی کے لیے گرل فرینڈ اور بوائے فرینڈ کی اصطلاح جاری کی گئی۔ مانع حمل آلات کی سپلائی کے عام اور مفت دینے کے مطالبے کیے گئے۔ عصمت کی خرید و فروخت کو قانونی قرار دینے کے لیے دار العوام میں بل پیش کرنے کے منصوبے بنائے گئے جب دوستی اور فحاشی کے ثمرات برآمد ہونے لگے تو زانیہ کو کنواری ماں کا اعزاز بخشا گیا۔ الگ مکان اور رقوم کی سہولتیں مہیا کی گئیں۔ اور آزادی کے نام پر جو ڈرامہ رچایا گیا اس کی ہر طرح حوصلہ افزائی ہوتی رہی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ لڑکے اور لڑکیاں سکول اور کالج جانے کی بجائے ڈاکٹروں اور ہسپتالوں کے دروازے کھٹکھٹانے لگے۔ اسقاط حمل ہونے لگے اور نئی نئی بیماریوں نے برطانوی مفکروں کو ایک عجیب مخمصے میں مبتلا کر دیا۔ اس کے باوجود بھی والدین کو اپنے نونہالوں کے ان گندے کرتوتوں

پر شرم آنے کی بجائے فخر ہونے لگا اور ماں باپ کی موجودگی میں بھی دل بستگی کا سامان پیدا کر لینا کوئی عیب کی بات نہ رہی لیکن اب معاملہ نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کا نہیں کہ جنہیں سائنس یا ایڈز کی خطرناک بیماری کے علاج اور سد باب کے بہانے ان غلط راہوں کو انتخاب کرنے پر مجبور کیا گیا تھا اب تو ان معصوم بچوں کا معاملہ ہے جو ابھی پانچ سال کے ہیں مگر مغربی معاشرے کے یہ بوجھ بجھکڑ فیصلہ فرما رہے ہیں کہ ان بچوں کو بھی جنسی تعلیم دی جائے اور جنسیات کے موضوع پر کچھ بتلا دیا جائے۔ نتیجہ واضح ہے کہ یہی معصوم بچے ابھی سے شرم وحیا کا لباس اتار کر بے حیائی و بدتمیزی کی راہ اپنا لیں گے اور کل یہی قوم کے ناسور اور گندے کیڑے بن جائیں گے۔

برطانوی مفکروں کا بظاہر دعویٰ یہ ہے کہ اس تعلیم سے ایڈز کی بیماری کا سد باب ہوگا جب کہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ گذشتہ سالہا سال سے جب بھی سکولوں یا کالجوں میں اس قسم کے موضوعات زیر بحث آئے زناکاری میں اضافہ ہی ہوا ہے، بے حیائی کے مناظر اور بھی ابھرے ہیں۔ ناجائز بچوں کی تعداد کئی گنا بڑھ گئی جس سے واضح ہوتا ہے کہ اس قسم کی مخرب اخلاق وحیا سوز تعلیم دراصل "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی" کا صحیح مصداق ہے جسے برطانوی معاشرہ کے رگ و ریشے میں جبراً داخل کیا جا رہا ہے۔

یہ بات ہم ہی نہیں کہتے شہرہ آفاق برطانوی مفکر اور مورخ مسٹر آرنلڈ جے۔ ٹائن۔ بی بھی اپنی کتاب آپ بیتی میں بڑی دلسوزی کے ساتھ اس کے تباہ کن اثرات کا اعتراف کرتے ہیں جس کی چند سطریں آپ بھی پڑھ لیں۔

ہماری غیر عقلی معاصرانہ بے صبری جس تیزی کے ساتھ رواں ہے اس نے ہمارے بچوں کی تعلیمی کیفیت میں ایک طوفان بپا کر رکھا ہے ہم اس تیزی کے ساتھ انہیں بڑا کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں گویا وہ چوزے ہیں اور ان کے انڈوں کو مشینوں کے ذریعہ قبل از وقت ہی سیا جا سکتا ہے۔ انتہا تو یہ ہے کہ ہم انہیں جنسی بلوغت کے دور سے ہی جسمانی حظ سے آشنا کرنے پر تلے ہوتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم اپنے بچوں کو اس انسانی حق سے محروم کر رہے ہیں جس کے تحت انہیں بچپن یا لڑکپن کے زمانہ سے مستفید ہونا چاہیئے۔ یہ جنسی بیداری اب برطانیہ میں پھیل گئی ہے کون کہہ سکتا ہے کہ یہ گمراہ کن غلط تعلیمی نظام اور کتنے مغربی ملکوں پر حملہ آور ہو کر ان کی اخلاقی سطح کو برباد نہیں کرے گا

ہمارے نوجوانوں کی پرورش کی تمام موجودہ پالیسی ہی انتہائی تناقض و متضاد ہے۔ ہم اپنے لڑکے اور لڑکیوں کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ بارہ تیرہ سال کی عمر میں جنسی زندگی سے واقفیت حاصل کر لیں اس کے ساتھ ہی ساتھ ہمارا تقاضا یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ اپنی پوسٹ گریجویٹ تعلیم کو تیس سال کی عمر تک پہنچا دیں۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ یہ باقی سولہ سترہ سال جن پر جنس چھائی ہوتی ہے اپنے ذہنوں کو تعلیم کی طرف پوری طرح راغب رکھ سکیں۔ اگر ہم اپنے موجودہ طریق کار پر مصر رہے تو ہماری بلند تر اور جدید ترین تعلیمی درسگاہیں جنسی ملاقات کے سوشل کلبوں سے کچھ ہی بہتر ہوں گی۔۔۔ مغربی تہذیب کی جو موجودہ خرابیاں ہیں اس میں جنس کی پیش از وقت پختگی ہماری تہذیب کے دامن پر اخلاقی دھبہ

ہے ..... مجھے ہم عصر مغربی تہذیب سے غصہ آتا ہے اس لیے نہیں کہ یہ مغربی تہذیب ہے بلکہ اس لیے کہ مجھ پر اس خرابیاں آشکارا ہیں۔ (ٹائن بی۔ منقول از روزنامہ امروز لاہور ماخوذ از نئے نئے فتنے ص۲۰۱)

برطانوی مورخ اور مفکر کا یہ حقائق افروز تجزیہ جو آج سے کئی سال قبل کیا گیا تھا کہ موجودہ حالات پر منطبق فرما کر یکھ لیجئے کہ برطانوی سکولوں اور تعلیم گاہوں میں کیا ہو رہا ہے جو ایک عام سکول سے لے کر اعلیٰ یونیورسٹی تک مطالعہ کر لیجئے پتہ چل جائے گا کہ یہ سب کچھ اسی غیر اخلاقی تعلیم اور کلچر کا نتیجہ ہے جو معصوم اور ناپختہ ذہن میں پیدا کیا تھا جس کے نتائج کھل کر سامنے آ رہے ہیں۔

ہم برطانوی مسلمان باشندے حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے اس موقف کی شدید مذمت کرتے ہیں کہ برس کے بچوں کو جنسی تعلیم سے روشناس کرایا جائے اور ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ اس قسم کے تمام مضامین اور اسباق ہے کے ذریعے بے حیائی وفحاشی کو راہ ملتی ہو فوراً پابندی لگائی جائے۔ معاشرہ کو صحت مند بنانے کا علاج یہ نہیں کہ ہیں غیر اخلاقی حرکتوں میں مبتلا کر دیا جائے۔ بلکہ صحیح یہ ہے کہ ان غیر اخلاقی حرکتوں کو خلاف قانون قرار دے کر اس کے کب کو سخت عبرتناک سزا کا مستحق سمجھا جائے۔ اسی سے ایڈز کی بیماری پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ اور گندے کیڑوں صفایا ہو سکتا ہے۔

بقیہ ص ۲۸ سے ،، قادیانیوں کی سازشیں

خلاف جاسوسی اور سازشوں میں ملوث رہے۔ اسلامی جماعتیں باہمی تکفیر اور تکرار کی بجائے وسطی ایشیا کی روسی ہوریتوں میں قادیانی سرگرمیوں پر نگاہ رکھیں اور ان کو اس سیاسی فتنے کے مضرات سے روشناس کرائیں۔

پاکستان اور بھارت کی دینی جماعتوں کا یہ فرض ہے کہ قادیانی فتنے کے سیاسی عزائم سے دنیا کو آگاہ کریں۔

ودہ زمانہ میں قادیانی نقشہ کے مقابلے کے لیے نئی حکمت عملی اور سائنٹیفک طرز فکر کی ضرورت ہے وہ زمانہ گیا جب ن گوئیوں اور اجرائے نبوت پر بحث کی جاتی تھی اور مناظرے منعقد ہوتے تھے وہ اس زمانے کی ضرورت تھی اب تنہ ایک نئے رنگ میں سیاسی قوت اور غیر ملکی آقاؤں کی حمایت حاصل کرنے کے بعد ہمارے خلاف برسر پیکار ہے ن کا محاسبہ کرنے کے لیے دینی جماعتوں کو قادیانیت کا بھرپور سیاسی تعاقب کرنا چاہیئے اور اس کی اصلیت کو واضح چاہیئے قادیانیت کے متعلق ایسے جدید تحقیقی مواد کا سامنے آنا ضروری ہے جو نئے ذہن کو اپیل کرے گذشتہ ایک ی کی تاریخ کی روشنی میں قادیانیت کا برطانوی استعمار کے حق میں کردار اور اسلام دشمن عزائم کو آشکار کرنا اشد ری ہے، عربی، انگریزی اور وسط ایشیا کی زبانوں میں ایسے مواد کی سخت ضرورت ہے جس کی تیاری کے فوری مات کئے جانے چاہئیں۔